السنیۃ الانیقہ
فی
فتاویٰ افریقہ
اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد
041-626046

تزئین واہتمام

سید حمایت رسول قادری



نام کتاب ----------- فتاوی افریقہ

مؤلف ------------ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ ----------- محمد حسین 0300-9414815

پروف ریڈنگ ______ محمد رب نواز سیالوی فاضل دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

صفحات ------------ 176

تاریخ اشاعت ------ اگست ۲۰۰۴ء

تعداد -------------- 1100

مطبع -------------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر --------------- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت -------------- -/80 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

ہے فتاوے خلاصہ میں ہے[1] ان نقل قبل الدفن قدرمیل او میلین فلا بأس به ردالمحتار میں ہے[2] قوله ولا بأس بنقله قبل دفنه ) قیل مطلقا و قیل الی مادون مدة السفر وقیده محمد بقدر میل او میلین لان مقابر البلدر بما بلغت هذه المسافة فیکره فیما زاد قال في النهر عن عقد الفرائد وهو الظاهر اه اقول مترجح علی اطلاق الدر تبعا للخانیة لا باس بنقله قبل دفنه اه ولفظ الخانیة لومات في غیر بلده یستحب ترکه فان نقل الی مصر اخر لا باس به حدیث وفقہ ناطق ہیں کہ دفن میں حتی الوسع جلدی چاہیے یہ اس مطلوب شرع مطہر کے خلاف ہوگا پھراتنی دور تک حرکت جنبش سے رطوبات بدن میں جوش و ہیجان پیدا ہونے اورنجاسات سے کفن خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے نیز میت میں بد بو آنے اور اس سے احیاء ملائکہ کے ایذا پانے کا جیسا کہ مشاہدہ ہوا ہے پھراتنی دور تک کندھوں پر لیجانا دشوار ہے اگر گاڑی وغیرہ پر بار کیا تو سر پر کراہت کا بار ہے درمختار میں ہے کہ[3] یکره حمله علی ظهر دابة بہر حال اگر ایسا ہوا تو ساتھ والے کھانے پانی سے نہ روکے جائیں گے بلکہ غفلت سے وہ بہر حال بیجا ہے نہ کہ جنازے کے پاس ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالی اعلم۔

**مسئلہ ۴۵:** اب ایک حکایت بیان کرتا ہوں دلیل الاحسان مطبع مصطفائی لاہور تصنیف مولوی معنوی میاں عبداللہ متوطن ملتان صفحہ ۶ نقل ست کہ روزی پیغمبر ﷺ در مسجد مدینہ منورہ نشستہ بودند و با تمامی اصحابان صغار و کبار وعظ و حدیث شریف بیان میفرمودند کہ وحی جبرئیل علیہ السلام درخدمت پیغمبر ﷺ آمد پیغمبر ﷺ از سبب بیان حدیث و وعظ بطرف وحی علیہ السلام متوجہ نشدند و وحی علیہ السلام دردل خود وسوسہ و کدورت بسیار در خاطر کردند گفت عجب

---

[1] ترجمہ: اگر دفن سے پہلے ایک دو میل لیجائے تو مضائقہ نہیں [2] ترجمہ دوسری جگہ لے جانا بعض نے مطلقا جائز کہا اور بعض تین منزل سے کم تک اور امام محمد نے ایک دو میل سے زیادہ کی اجازت نہ دی کہ شہر کے گورستان بھی اتنی دور ہوتے ہیں اس سے زیادہ دور لیجانا منع ہے نہر الفائق میں عقد الفرائد سے نقل کیا کہ یہی قول امام محمد ظاہر ہے۔ میں کہتا ہوں تو یہ قول اس اطلاق پر ترجیح رکھتا ہے جو پیروی خانیہ درمختار میں ہے کہ دفن سے پہلے اور جگہ لیجانے میں حرج نہیں اور خانیہ کے لفظ یہ ہیں کہ اگر غیر شہر میں مرے تو مستحب یہ ہے کہ وہیں دفن کریں اور اگر دوسرے شہر کو لیجائیں تو حرج نہیں [3] ترجمہ جنازے کو پیٹھ پر اٹھانا یا سواری پر بار کرنا مکروہ ہے۔ ۱۲

ست کہ کلام ربانی از جانب باری تعالیٰ بہ آنحضرت میرسانم الحال بمن التفات نکروند
ہمون وقت حضرت را از روئے کشف باطنی معلوم ومفہوم شدکہ بہ خاطر جبرئیل علیہ السلام
کدورت گذشت پس جبرئیل علیہ السلام رانزدخود طلبیدہ پرسید کہ اے اخی جبرئیل کلام ربانی از
کدام مقام بگوش میرسد گفت یا رسول اللہ بالائے عرش یک قبہ نور ست بمثل حجرہ دراں
جا یک سوراخ ست از انجا بگوش من آواز میرسد حضرت رسول علیہ السلام فرمود باز نزد آں قبہ
برواز اں جا خبر گرفتہ زود بمن برساں لیکن اندرون قبہ نروی چوں مہتر جبرائیل علیہ السلام بموجب
فرمودہ رسول ﷺ باز رفت و اندرون قبہ درآمد چہ بمنید کہ اندرون قبہ نور محمد ﷺ ست و
حضرت خود نشستہ اند والحال مہتر جبرئیل علیہ السلام باز بہ جلدی پرواز فرمودو بر زمین ورود
نمود چہ بیند کہ رسول خدا ﷺ درہمون مکان باصحابان در حدیث ووعظ مشغول اند جبرئیل
علیہ السلام از معائنہ این حال متعجب بماند وحیران گشت وشرمناک شدہ گفت کہ اے خدایا از من
خطا شدہ مارا معاف فرمایند اب عرض یہ ہے کہ یہ نقل اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحیح
ہے یا نہیں اوراس مرتبہ کے لائق حضرت رسول خدا ﷺ ہیں یا نہیں اور حضرت رسول خدا
ﷺ کو تعظیم دینا ثواب عظیم ہے اور آپ کے رسالہ تمہید ایمان بآیات قرآن کے صفحہ چار
میں حدیث تمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں **لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین معنی** تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب
تک میں اسے اس کے ماں باپ اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں گا ﷺ
یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات
صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس ﷺ سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں اگر کوئی
بھی سوال کرے کہ علم غیب ذات الٰہی کے سوا کسی کو نہیں تو علم غیب حضرت ﷺ کو اولین و
آخرین کا ہے یہ ثبوت آپ کا رسالہ (انباء المصطفےٰ بحال سر واخفی) میں بدلائل قاہرہ ثابت
کیا گیا ہے کہ از روز اوّل تا روز آخر تمام ما کان وما یکون اللہ تعالیٰ کی دین سے حضور سید
کائنات وباعث ایجادات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات پر روشن ہیں۔

**الجواب: لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ**

ست کہ کلام ربانی از جانب باری تعالیٰ بہ آنحضرت میرسانم الحال بمن التفات نکروند
ہمون وقت حضرت را از روئے کشف باطنی معلوم ومفہوم شدکہ بہ خاطر جبرئیل علیہ السلام
کدورت گذشت پس جبرئیل علیہ السلام رانزد خود طلبیدہ پرسید کہ اے اخی جبرئیل کلام ربانی از
کدام مقام بگوش میرسد گفت یارسول اللہ بالائے عرش یک قبہ نورست بمثل حجرہ دراں
جا یک سوراخ ست ازانجا بگوش من آواز میرسد حضرت رسول علیہ السلام فرمود بازنزد آں قبہ
پروازاں جاخبر گرفتہ زود بمن برساں لیکن اندرون قبہ نروی چوں مہتر جبرائیل علیہ السلام بموجب
فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بازرفت واندرون قبہ درآمد چہ بمنید کہ اندرون قبہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ست و
حضرت خودنشستہ اندوالحال مہتر جبرئیل علیہ السلام باز بہ جلدی پرواز فرمودو بر زمین ورود
نمود چہ بیند کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درہمون مکان باصحابان درحدیث ووعظ مشغول اند جبرئیل
علیہ السلام از معائنہ این حال متعجب بماندوحیران گشت وشرمناک شدہ گفت کہ اے خدایا ازمن
خطا شدہ مارا معاف فرمایند اب عرض یہ ہے کہ یہ نقل اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحیح
ہے یا نہیں اوراس مرتبہ کے لائق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا نہیں اور حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تعظیم دینا ثواب عظیم ہے اورآپ کے رسالہ تمہید ایمان بایات قرآن کے صفحہ چار
میں حدیث تمہارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین معنی تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب
تک میں اسے اس کے ماں باپ اور اولاد اورسب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں گا صلی اللہ علیہ وسلم
یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات
صاف فرمادی کہ جوحضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں اگرکوئی
بھی سوال کرے کہ علم غیب ذات الٰہی کے سواکسی کونہیں تو علم غیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و
آخرین کا ہے یہ ثبوت آپ کا رسالہ (انباء المصطفیٰ بحال سرواخفی) میں بدلائل قاہرہ ثابت
کیا گیا ہے کہ ازروز اوّل تا روز آخر تمام ماکان وما یکون اللہ تعالیٰ کی دین سے حضور سید
کائنات وباعث ایجادات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات پر روشن ہیں۔

**الجواب**: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اشهد ان لاالٰه الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله عزجلاله و عليه افضل الصلاة والسلام بیشک رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدار ایمان ہے جو ان کی تعظیم نہ کرے کافر ہے بیشک رسول اللہ ﷺ کی محبت عین ایمان ہے جسے حضور پر نور ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے نہ ہوں مسلمان نہیں حضور اقدس ﷺ کی تعظیم ان کی تصدیق میں ہے معاذ اللہ تکذیب سے بڑھ کر اور کیا توہین ہوگی حضور اقدس ﷺ کی محبت اتباع حق میں ہے معاذ اللہ ان پر افترا کرنا گویا دشمنی ہے بیشک حضور اقدس ﷺ کو ان کے رب عزوجل نے تمام ماکان ومایکون کے ذرے ذرے کا علم محیط اور اس سے کروڑوں درجے اور زیادہ علم عطا فرمایا مگر یہاں اس کی بحث نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو جبرئیل امین کے قلب پر کیسے اطلاع ہوگئی بلکہ بحث اس معنے کی ہے جو اس حکایت سے نکلتے ہیں اس کے ظاہر سے جو عوام جہاں کے خیال میں آئے وہ تو صاف صاف حضور اقدس ﷺ کو معاذ اللہ خدا کہنا ہے اس کے کفر صریح ہونے میں شک کیا ہے حضور اقدس ﷺ نے ہزاروں طرح جس کا انسداد فرمادیا ہے مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کی امت ان کے کمالات عالیہ دیکھ کر حد سے گزری اور ان کو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئی ہمارے حضور سید یوم النشور ﷺ کے کمالات اعلیٰ کے برابر کسکے کمال ہوسکتے ہیں جس کے کمال ہیں سب حضور ہی کے کمال کے پرتو اجلال ہیں امام بوصیری قدس سرہ کی ہمزیہ شریف میں ہے

انما مثلوا صفاتك للنا　　　كما مثل النجوم الماء

یعنی تمام کمالات والے حضور کی صفتوں کا عکس و پرتو دکھاتے ہیں جیسے پانی میں ستاروں کا عکس نظر آتا ہے اے عزیز کہاں ستارے اور کیسے سیارے چشم حقیقت کو یہاں ہر شان سے الوہیت کے جلوے نظر آتے ہیں کہ آئینہ ذات ہیں ذات مع جملہ صفات ان میں متجلی ہے من رانی فقد رای الحق جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے حق دیکھا تو ان تجلیوں کے سامنے کون تھا کہ هذا ربی هذا اکبر نہ بول اٹھتا لہٰذا حضور اقدس بالمؤمنين رؤف رحيم صلى الله عليه وسلم کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کے لئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمادی کلمہ شہادت میں

رسولہ سے پہلے عبدہ رکھا کہ اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول۔ وہابیہ کہ جاہلوں سے بد تر جاہل اور ایسے مقام پر جہاں مسلمان کی تکفیر نکلتی ہو جان بوجھ کر متجاہل ہیں وہ تو اس حکایت کے یہی معنے لیں گے کہ قرآن خود حضور کا کلام ہے فوق العرش وہی خدا ہے اور زمین پر وہی محمد جیسے بعض جھوٹے متصوفہ زندیق و بے دین کہا کرتے ہیں یہ تو صریح کفر کی غلیظ نجاست میں سنا اور نصرانی سے بدتر نصرانی بنا ہے جو اس کا معتقد ہو بلکہ جو اسے جائز ہی رکھے یقیناً قطعاً کافر مرتد ہے اس کی موت و حیات میں تمام وہی احکام ہیں جو مرتدین ملعونین پر ہیں اور جب حکایت کے یہ معنے قرار دے لیے تو اس کے کاتب پر آپ ہی حکم کفر جڑیں گے مگر اہل علم و ادراک جانتے ہیں وہ اس سے یہ مطلب سمجھیں گے کہ فوق العرش قبہ نور میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ جلوہ فرما ہے اور از آنجا کہ تمام عالم پر تمام فیوض اس کی وساطت سے ہیں انما انا قاسمٌ واللہ مُعطِي دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ اور نزول وحی بھی ایک فیض جلیل ہے تو یہ بھی بارگاہ الوہیت سے ابتداء حقیقت محمدیہ ﷺ پر نازل ہوتا ہے اور وہ حقیقت کریمہ کہ قبہ نور بالائے عرش میں ہے جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام پر القاء فرماتی ہے جبریل امین ذات محمدی ﷺ کو کہ زمین پر جلوہ افروز ہے پہنچاتے ہیں یہ معنی کس طرح معاذ اللہ کفر کیا ضلال بھی نہیں البتہ یہ واقعہ صرف بے ثبوت ہی نہیں بلکہ یقیناً غلط ہے محال ہے کہ جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم وحی لائیں اور حضور اقدس ﷺ التفات نہ فرمائیں شوق وحی میں حضور اقدس ﷺ کا یہ حال تھا کہ کچھ دنوں رک گئی تھی تو پہاڑوں پر تشریف لیجاتے اور اُوپر سے گرنا چاہتے جبریل امین فوراً حاضر ہوتے اور عرض کرتے واللہ حضور اللہ کے رسول ہیں یعنی بیشک وہ حضور کو ضائع نہ چھوڑیگا وحی آئے گی اور ضرور آئے گی[۱] رواہ البخاری عن ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا یہ شوق ذات محمد علیہ افضل الصلاۃ والسلام ہے اور ذات ہی یہاں مشغول وعظ وہدایت انام ہے تو وحی کی طرف اس کا متوجہ نہ ہونا کیونکر معقول۔ نہ ہرگز القائے حقیقت کے سبب استغنائے ذات لازم۔ حضور اقدس ﷺ کو حفظ وحی میں کس درجہ کوشش بلیغ تھی

---

[۱] ترجمہ: یہ حدیث بخاری نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔